فضیلتِ غوثِ اعظم

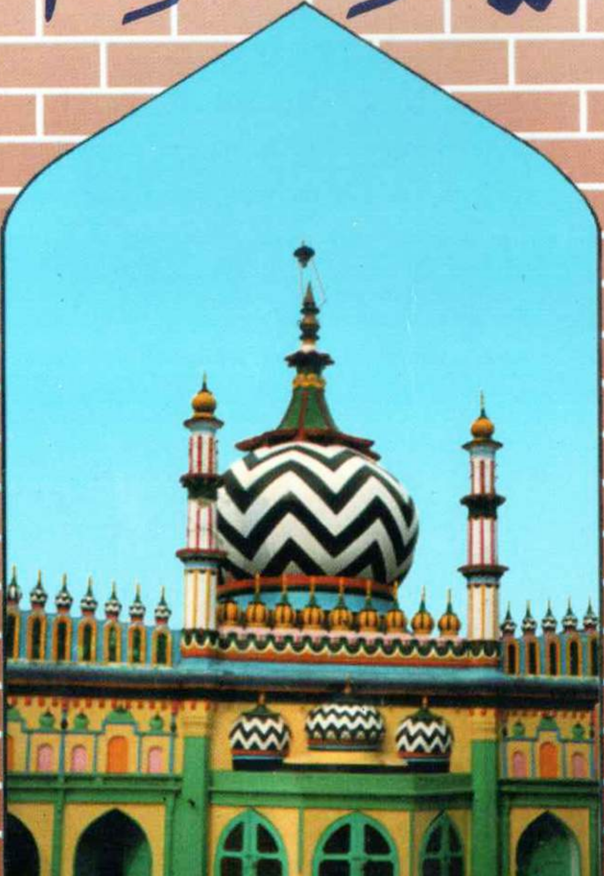

از: اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی بمبئی

عظمتِ غوثِ اعظم

نام تاریخی

طردُ الافاعی عن حمی ہادٍ رفع الرفاعی

۱۳۳۶ھ

از

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مجدّدِ اعظم

سیدنا امام احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲۷۲ ــــ ۱۳۴۰ھ

بفیضِ حضور مفتیٔ اعظم علامہ شاہ حضرت محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترتیب، تلخیص، تخریج

مفتی محمد اشرف رضا قادری مصباحی

قاضی شریعت ادارہ شرعیہ مہاراشٹر، ممبئی

رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: ۳۷۰۲۲۹۶

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۹۷ سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

۱۵/ـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

مرسلہ میاں محمد عثمان ولد عبد القادر محلہ راجپورہ، متصل مانڈوی بڑودہ گجرات

۲۶ر شوال ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین میر میراں محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اپنے وقت میں غوث یا قطب الاقطاب نہیں تھے بلکہ سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب اور غوث الثقلین تھے اور جناب سید عبد القادر جیلانی نے جناب سید احمد کبیر رفاعی سے مدینہ منورہ میں چند اولیاء کے ہمراہ بیعت کی ہے۔ یہ بیعت اس وقت ہوئی کہ جب سید احمد کبیر رفاعی کے لئے مزار انور سے دست مبارک نکلا تھا۔ اور اکثر عرب میں سید عبد القادر جیلانی کو مرقومہ لکھے ہوئے بالا صفتوں سے نہیں مانتا۔ ہاں سید احمد کبیر رفاعی کو مانتے ہیں۔

عمرو کہتا ہے کہ سیدنا احمد کبیر رفاعی کی ولایت اور قطبیت میں ہمیں بالکل کلام نہیں مگر ان کی تفضیل سیدنا جناب سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ پر نہیں ہوسکتی اور مدینہ منورہ کی بیعت کا کسی جگہ ثبوت نہیں ملتا۔ اور اکثر عرب سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی بہت قدر و منزلت کرتے ہیں اور قطب الاقطاب وغوث الثقلین کی صفتیں حضرت پیران پیر صاحب ہی پر برتی بولی جاتی ہیں۔

اس مضمون پر بڑودہ میں خفیہ خفیہ بحثیں ہوا کرتی ہیں زید کے پیر مرحوم بڑودہ کے رفاعی خاندان کے سجادہ نشین تھے۔ چند روز ہوئے انکا انتقال

ہوگیا ہے یہ انھیں کی تحریک و تحریص (ورغلانا) کا نتیجہ ہے ۔ ہم مستفسر نیچے دستخط کرنے والے نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ سید احمد کبیر اور سید عبد القادر میں قطب الاقطاب اور غوث اعظم کون ہیں اور علماء ماسلف (جو گزر گئے) و حال کس کو مانتے ہیں۔ دوسرے مدینہ منورہ کی بیعت کا اور غوث پاک کی نسبت عقائد اہل عرب کا وافی (بھرپور) و کافی ثبوت کتب معتبرہ سے تحریر فرما کر ممنون منت (احسان مند) فرمائیں۔ آپ کے فتوے کے آنے کے بعد انشاء اللہ اندرونی نقیض (جھگڑا) کا بہت سہولت سے فیصلہ ہو جائے گا اور یہ ابتدائی مواد بڑھ کر مرض مہلک تک نہ پہونچے گا۔

(۱) محمد عثمان ولد عبد القادر (۲) منشی سید قطب الدین

(۳) عظیم الدین (۴) چھوٹے خاں

(۵) امام خاں (۶) ننھے بھائی

(۷) غلام رسول بھائی

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اللہ عزوجل فرماتا ہے : قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ[۱] تم فرمادو کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کو دو ہدایتیں ہوئیں ایک یہ کہ مقبولان بارگاہ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی افضلیت ثابت ہو تو اس میں اپنے نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ نسب

[۱] سورہ آل عمران آیت ۷۳

یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہا کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں کہ اپنے آباء واساتذہ ومشائخ کو اوروں سے افضل کر ہی لیں جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیا وہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے اس سے ہوں۔ یہ اسلامی شان ہے مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ اکابر خود رضائے الٰہی میں فنا تھے جسے اللہ عزوجل نے ان سے افضل کیا۔ کیا وہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل (وسیلہ چاہنے) ہمیں اس سے افضل بنائیں۔ حاشا للہ وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور سخت غضب ناک ہونگے تو اس سے کیا فائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اور اپنے اکابر کو بھی ناراض کیا جائے۔

حضرت عظیم البرکت سیدنا سید احمد کبیر رفاعی قدسنا اللہ بسرہ الکریم بیشک اکابر اولیاء واعاظم محبوبان خدا سے ہیں۔ امام اجل اوحد سیدی ابوالحسن علی بن یوسف نورالملۃ والدین لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار میں فرماتے ہیں "حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرداران مشائخ واکابر عارفین واعاظم محققین وافسران مقربین سے ہیں۔ جن کے مقامات بلند اور عظمت رفیع اور کرامتیں جلیل اور احوال روشن اور افعال خارق عادات اور انفاس سچے عجیب فتح اور چمکا دینے والے کشف اور نہایت نورانی دل اور ظاہر تر سِر اور بزرگ تر مرتبہ والے" ـــــ یوہیں دو ورق میں اس جناب رفعت قباب کے مراتب عالیہ ومناقب سامیہ وکرامات بدیعہ وفضائل رفیعہ ذکر فرماتے ہیں۔

حضرت ممدوح قدس سرہ الشریف کا روضۂ انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم پر حاضر ہونا اور یہ اشعار عرض کرنا ؎

فِی حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِی کُنْتُ أُرْسِلُهَا + تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی وَهِیَ نَائِبَتِی

زمانہ دوری میں، میں اپنی روح کو حاضر کرتا تھا وہ میری طرف سے زمین بوسی کرتی۔

وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ + فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی

اب جسم کی نوبت ہے کہ حاضر بارگاہ ہے حضور دست مبارک بڑھائیں کہ میرے لب سعادت پائیں۔

اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک روضۂ انور سے باہر کرنا اور حضرت احمد کبیر رفاعی کا اس کے بوسہ سے مشرف ہونا مشہور وماثور ہے۔

تنویر الملک برویۃ النبی والملک للامام الجلیل السیوطی میں ہے:

لما[1] وقف سیدی احمد الرفاعی تجاہ الحجرۃ الشریفۃ قال:

فِی حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِی کُنْتُ أُرْسِلُهَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی وَهِیَ نَائِبَتِی

وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی

فخرجت[2] الیہ الید الشریفۃ فقبلھا

اور بعینہٖ یہی کرامت جلیلہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی مذکور و مزبور لکھا ہوا ہے۔

---

[1] جب حضرت احمد رفاعی مواجہہ اقدس میں کھڑے ہوئے تو عرض کیا۔ م

[2] تو سرکار نے اپنا مبارک ہاتھ ان کی طرف بڑھایا اور انہوں نے اس کو بوسہ دیا۔ م

کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر میں ہے:

"راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار حاضر سرکار مدینۂ نور بار (نور برسانے والا) ہوکر روضۂ انور کے قریب وہ دونوں شعر پڑھے اس پر حضور اقدس اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم کا دست انور ظاہر ہوا حضرت غوث اعظم نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔"

اور تعدد سے کوئی مانع نہیں حضور سرکار غوثیت نے پہلا حج ۵۰۹ھ میں فرمایا ہے جب عمر شریف اڑتیس ۳۸ سال تھی۔ حضور سیدی عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سفر میں ہم رکاب تھے۔ حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ام عبیدہ میں خورد سال تھے حضرت کو گیا رہواں سال[1] تھا۔ ممکن کہ اس بار حضور سرکار غوثیت نے یہ اشعار بارگاہ عرش جاہ میں عرض کیے اور ظہور دست اقدس وبوسہ ومصافحہ سے مشرف ہوئے ہوں ۔۔۔ جب حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان ہوئے اور حج کو حاضر ہوئے باتباع سرکار غوثیت انہوں نے بھی وہ اشعار عرض کیے اور سرکار کرم کے اس کرم سے مشرف ہوئے ہوں۔

---

[1] ابن خلکان کی روایت میں چند مہینے ہی کے تھے زیادہ سے زیادہ۔۔۔ یا ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے حیث قال احمد بن ابی الحسن المعروف بابن الرفاعی توفی یوم الخمیس الثانی والعشرین من جمادی الاولیٰ ۵۷۸ھ ثمان وسبعین وخمسمأة بام عبیدہ۔ وھو فی عشر السبعین رحمۃ اللہ تعالیٰ مگر روایت بہجۃ الاسرار شریف عنقریب آتی ہے اس پر ۵۰۹ھ میں سات آٹھ برس کے ہوں گے۔ انتہا درجہ دس سال کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ۔

بہر حال اس پر وہ فقرۂ تراشیدہ کہ اس وقت حضور قطب العالمین غوث العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رفیع رفاعی کے ہاتھ پر معاذ اللہ بیعت فرمائی کذب محض وافتراء خالص و دروغ بے فروغ ہے اور اللہ واحد قہار جھوٹ کو دشمن رکھتا ہے نہ کہ ایسا جھوٹ جس سے زمین و آسمان ہل جائیں۔

قُلْ ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ [1] ـــــ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّھَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ [2] پھر جب وہ گواہان عادل نہ لا سکے تو جو ایسا دعویٰ کریں اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ وقد خاب من افتریٰ [3] خائب و خاسر ہوا جس نے افترا باندھا۔

حضرت رفیع رفاعی کی قطبیت سے کسے انکار ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اقدس کے بعد حضرت سیدی علی بن ھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب ہوئے اور سرکار غوثیت کی عطا سے حضرت خلیل صرصری اپنی ... سے سات دن پہلے مرتبہ قطبیت پر فائز ہوئے ـــــ حضرت علی بن ھیتی کا وصال ـــــ وصال اقدس سرکار غوثیت سے تین سال بعد ۵۶۴ھ میں ہے۔ پھر حضرت سید رفاعی قطب ہوئے اور ۵۷۸ھ میں وصال ہوا۔

---

[1] سورہ البقرۃ آیت ۱۱۱

[2] سورہ النور آیت ۱۳

[3] سورہ طٰہٰ آیت ۶۱

بہجۃ مبارکہ میں ہے ایک روز عارف باللہ ابوالخیر محمد بن محفوظ اور دس حضرات طالبان آخرت اور تین شخص طالبان وزارت وغیرہا مناصب عہدے دنیا حاضر بارگاہ عالم پناہ سرکار غوثیت تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہر ایک اپنی حاجت عرض کرے میں اسے عطا فرماؤں سب نے اپنی اپنی دینی و دنیوی مرادیں عرض کیں۔ ان میں شیخ خلیل صرصری کی غرض یہ تھی کہ میں اپنی زندگی میں مرتبہ قطبیت پاؤں۔ حضور نے فرمایا: كُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا[1]۔ یعنی "ہم ان کی اور ان کی سب کی مدد کرتے ہیں تیرے رب کی عطا سے اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں"۔ عارف موصوف فرماتے ہیں خدا کی قسم جس نے جو مانگا تھا پایا ———— اسی میں حضرت سیدی ابوعمرو عثمان بن یوسف و حضرت علی بن سلیمان خبّاز و حضرت ابوالغیث ابن جمیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ ان سب نے فرمایا قطب الشیخ خلیل الصرصری رحمۃ اللہ تعالیٰ قبل موتہ بسبعۃ ایام یعنی حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے قطب کئے گئے۔ یہ قطبیت بمعنی غوثیت ہے اور اقطاب اصحاب خدمت کو بھی کہتے ہیں جو ہر شہر و ہر لشکر میں ہیں شک نہیں کہ ہر غوث اپنے دورہ میں ان سب اقطاب کا افسر و سرور ہے کہ وہ تمام اولیاء دورہ کا سردار ہوتا ہے تو اس معنی پر ہر قطاب یعنی غوث قطب الاقطاب ہے بلکہ غوث کے نیچے جو عہدہ داران تمام اصحاب خدمت کا افسر ہو بایں معنی

---

[1] سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۰

قطب الاقطاب ہے مگر قطب الاقطاب بمعنی اول یعنی غوث الاغواث کہ دور دور کے غوثوں کا غوث ہو ـــــ غوثوں کو غوثیت اس کی عطا سے ملتی ہو اور غوث اپنے اپنے دورے میں اس کی نیابت سے غوثیت کرتے ہوں۔ وہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضور پر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین ابو محمد ولی الاولیاء امام الافراد غوث الاغواث غوث الثقلین غوث الکل غوث اعظم سید شیخ عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور تا ظہور سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مرتبہ عظمیٰ اسی سرکار غوثیت بار کے لئے رہے گا۔ حضرت رفاعی اور ان کے امثال قبل و بعد کے قطبوں کو حضور پر تفضیل دینی ہوس باطل و نقصان دینی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس کے بیان کو ہم چند احادیث مرفوعۃ الاسانید امام اجل اوحد سیدی نور الملۃ والدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الشریف کی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار معدن الانوار سے ذکر کرتے ہیں اور اس سے پہلے اتنا واضح کر دیں کہ یہ امام جلیل صرف دو واسطہ سے حضور سرکار غوثیت کے مستفیضین بارگاہ میں ہیں ان کو محدث جلیل القدر ابو بکر محمد ابن امام حافظ تقی الدین انماطی سے تلمذ ہے۔ ان کو امام اجل شہیر علام موفق الدین ابن قدامہ مقدسی سے ان کو حضور قطب الاقطاب غوث الاغواث غوث الثقلین غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

نیز ان کو امام قاضی القضاۃ محمد ابن امام ابراہیم بن عبد الواحد مقدسی سے ان کو امام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن منصور نقیب السادات سے

ان کو حضور سید السادات سے۔

نیز ان کو شیخ جنید ابو محمد حسن بن علی لخمی سے ان کو ابو العباس احمد بن علی دمشقی سے ان کو سرکار غوثیت سے۔

نیز ان کو امام صفی الدین خلیل بن ابی بکر مراغی و امام عبد الواحد بن علی بن احمد قرشی سے ان دونوں کو امام اجل ابو نصر موسیٰ سے ان کو اپنے والد ماجد حضور سیدنا غوث اعظم سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور ان کے سوا اور بہت سے طرق سے ان امام جلیل کی سند حضور تک ثنائی یعنی صرف دو واسطہ سے ہے۔ ۷۱۳ھ میں ان کا وصال شریف ہے۔ اکابر اجلا نے انھیں امام مانا۔ یہاں تک کہ امام فن رجال شمس ذہبی نے باآنکہ اَوَّلاً۔ ان کی نگاہ دربارۂ رجال کس درجہ بلند و دشوار پسند واقع ہوئی ہے۔ ثَانِیًا۔ انھیں حضرات صوفیہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے علوم الٰہیہ سے بہت کم عقیدت بلکہ تقریبا بالکلیہ مجانبت ہے۔ ثَالِثًا۔ اشاعرہ کے ساتھ ان کا برتاؤ معلوم ہے خود ان کے تلمیذ اجل امام تاج الدین سبکی بن امام اجل برکۃ الانام تقی الملۃ والدین علی بن عبد الکافی قدس سرھما نے تصریح فرمائی کہ ہمارے استاذ ذہبی جب کسی اشعری پر گذرتے ہیں تو لگی نہیں رکھتے کچھ باقی نہیں چھوڑتے اور امام اجل صاحب بہجہ اشعری ہیں۔ رَابِعًا۔ معاصرت دلیل منافرت ہے اور ذہبی ان امام جلیل کے زمانے میں تھے ان کی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے ہیں بایں ہمہ ان کے مداح ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں انکو الامام الاوحد کے لفظ سے یاد فرمایا۔ یعنی امام یکتا امام الشان۔ ذہبی کے

یہ دو لفظ تمام مدائح و مدارج توثیق و تعدیل و اعتماد و تعویل کو جامع ہیں فرماتے ہیں "علی بن یوسف لخمی شطنوفی امام یکتا صاحبِ تعلیم فرقان حمید تمام بلاد مصر میں شیخ القراء ابوالحسن کنیت ان کی۔ اصل شام سے اور ولادت قاہرہ میں ۶۴۴ھ میں ہوئی اور جامع ازہر میں درس و تعلیم کی صدارت فرمائی میں ان کی مجلس درس میں حاضر ہوا اور ان کی روش و خاموشی سے اُنس پایا۔

امام جلیل عبداللہ بن اسعد یافعی قدس سرہ الشریف مرآۃ الجنان میں فرماتے ہیں۔ "حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں انھیں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب نشر المحاسن میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر اماموں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ سرکار غوثیت کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیاء میں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی حضور پر نور سے ظہور میں آئیں۔ اِس کتاب میں، میں اُن میں سے صرف ایک ذکر کرتا ہوں وہ جسے روایت کیا شیخ امام فقیہ مصری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد شافعی لخمی نے "مناقب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ" (کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں) اپنی پانچ سندوں سے عظیم اولیاء ہدایت کے نشانوں عارفین باللہ کی ایک جماعت (یعنی سیدی عمر کیمانی و سید عمر بزار و سیدی ابوالسعود مدلل و سیدی ابوالعباس احمد صرصری و امام اجل سیدنا تاج الملۃ والدین ابوبکر عبدالرزاق و سیدی امام ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائدا وانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وقد خرجت عن حقی فیہ للہ عزوجل ولک)

سے کہ ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لئے اور حضور کے لئے اس پر اپنے حقوق سے درگذری حضور نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگا دیا ایک روز ان کی ماں آئیں، دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار نزار زرد رنگ ہو گیا ہے اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھا جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے۔ عرض کی اے میرے مولیٰ حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جو کی روٹی! یہ سُنکر حضور پرنور نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا "قومی باذن اللہ الذی یحیی العظام وھی رمیم" جی اٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جلائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی۔ حضور اقدس نے فرمایا جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے تو جو چاہے کھائے۔

اور انھیں سب ائمہ عارفین نے فرمایا کہ ایک بار حضور کی مجلس وعظ پر ایک چیل چلّاتی ہوئی گزری اس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوش ہوئے حضور نے ہوا کو حکم دیا اس چیل کا سر لے۔ فوراً چیل ایک طرف گری اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کرسی وعظ سے اتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دست اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہو کر سب کے سامنے اڑتی چلی گئی۔ ؎

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آں کنی
مردہ را جانے دہی و زندہ را بیجاں کنی

امام محدث شیخ القراء شمس الملۃ والدین ابوالخیر محمد محمد بن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ کتاب نہایۃ الدرایات فی اسماء رجال القراءت میں فرماتے ہیں: "علی بن یوسف بن جریر بن فضل بن معضاد نورالدین ابوالحسن لخمی شطنوفی شافعی استاد محقق بارع یعنی ایسے جلیل فضائل والے کہ انھیں دیکھ کر آدمی حیرت میں رہ جائے۔ تمام بلاد مصریہ کے شیخ ۶۴۴ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں مسند درس پر جلوس فرمایا اور ان کے فوائد و تحقیق کے باعث لوگوں کا ان پر ہجوم ہوا اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ شاطبیہ مبارکہ پر ان کی شرح ہے اگر یہ شرح ملتی تو اس کی سب شرحوں سے بہترین شرح ہوتی۔ ان کے حواشی فائدہ بخش ہیں۔ ذہبی نے کہا ان کو سرکار غوثیت سے عشق تھا حضور کے حالات و کمالات تین مجلد میں جمع کئے ہیں۔ میں شمس جزری فرماتا ہوں کہ یہ کتاب قاہرہ میں خانقاہ حضرت صلاح الدین انار اللہ برھانہ کے وقف میں موجود ہے۔ ہمارے استاذ حافظ الحدیث محی الدین عبدالقادر حنفی وغیرہ استاذوں نے ہمیں اس کتاب کی روایات کی خبر و مضامین کی اجازت دی۔ حضرت مصنف کتاب ممدوح کا روز شنبہ وقت ظہر وصال ہوا اور روز یکشنبہ بیس ذی الحجہ ۷۱۳ھ کو دفن ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

امام عمر بن عبدالوھاب فرضی حلبی نے اپنے نسخۂ کتاب مبارک بہجۃ الاسرار شریف پر لکھا "بیشک میں نے اس کتاب بہجۃ الاسرار شریف کو اول تا آخر جانچا تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے اور معتمد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو اور اس کی روایتیں امام یافعی نے اسنی المفاخر و نشر المحاسن

و روض الریاحین میں نقل کیں۔ یوہیں شمس الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں۔ اور سب سے بڑی چیز جو بہجۃ شریفہ میں نقل کی حضور کا مردے جِلانا ہے جیسے وہ مرغ زندہ فرما دیا اور مجھے اپنی جان کی قسم یہ روایت امام تاج الدین سبکی نے بھی نقل کی اور یہ کرامت ابن الرفاعی وغیرہ اولیاء سے بھی منقول ہوئی اور کہاں یہ منصب کسی غبی جاہل حاسد کو جس نے اپنی عمر تحریر سطور کے سمجھنے میں کھوئی اور تزکیہ نفس و توجہ الی اللہ چھوڑ کر اسی پر بس کی کہ اسے سمجھ سکے جو کچھ تصرفوں کی قدرت اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں کو دنیا میں آخرت میں عطا فرماتا ہے اسی لئے سیدنا جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ہمارے طریقے کا سچ ماننا بھی ولایت ہے"۔

اقول بحمد اللہ تعالیٰ یہ تصدیق ہے امام مصنف قدس سرہ کے اس ارشاد کی خطبہ بہجۃ کریمہ میں فرمایا: لخصته کتابا مفردا مرفوع الاسانید معتمدا فیہا علی الصحۃ دون الشذوذ یعنی میں نے اسے کتاب یکتا کرکے مہذب و منقح فرمایا اور اس کی سندیں منتہیٰ آخر تک پہونچائیں جن میں خاص اس صحت پر اعتماد کیا کہ شذوذ سے منزہ ہو یعنی خالص صحیح و مشہور روایات لیں جن میں نہ ضعیف ہے نہ غریب و شاذ والحمد للہ رب العالمین۔

امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ میں فرماتے ہیں "علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا نور الدین ابو الحسن دیار مصر میں شیخ القراء۔ قاہرہ میں ۶۴۴ھ میں

پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں مسند تدریس پر جلوس فرمایا، طلبہ کا ان پر ہجوم ہوا۔ ذی الحجہ ۱۳ے۱ھ میں انتقال فرمایا۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دھلوی زبدۃ الاسرار میں فرماتے ہیں بہجۃ الاسرار تصنیف شیخ امام اجل فقیہہ عالم مقری یکتا بارع نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف شافعی لخمی ان میں اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دو واسطے ہیں۔"

نیز اپنے رسالہ صلاۃ الاسرار میں فرماتے ہیں "کتاب عزیز بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار معتبر ومقرر ومشہور ومذکور است ومصنف آں کتاب از مشاہیر وعلماست میان وے وحضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو واسطہ است ومقدم است بر امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ ایشان نیز از منتسبان سلسلہ ومحبان جناب غوث الاعظم اند۔" اسی میں ہے "ایں فقیر در مکہ معظمہ بود درخدمت شیخ اجل اکرم اعدل شیخ عبدالوھاب متقی کہ مرید امام ھمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرھما بودند فرمودند بہجۃ الاسرار کتاب معتبرست مانزدیک ایں زمان مقابلہ کردہ ایم وعادت شریف چناں بود کہ اگر کتابے مفید ونافع باشد مقابلہ می کردند وتصحیح می نمودند دریں وقت کہ فقیر رسید بمقابلہ بہجۃ الاسرار مشغول بودند۔"

الحمدللہ ان عبارات ائمہ واکابر سے واضح ہوا کہ امام ابوالحسن علی نورالدین مصنف کتاب مستطاب پاکیزہ بہجۃ الاسرار امام اجل امام یکتا محقق بارع فقیہہ شیخ القراء منجملہ مشاہیر مشائخ وعلماء ہیں اور یہ کتاب مستطاب معتبر ومعتمد کہ

اکابر ائمہ نے اس سے استناد (سند مانا) کیا اور کتب حدیث کی طرح اس کی اجازتیں لیں دیں۔ کتب مناقب سرکار غوثیت میں باعتبار علوّ اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں موطائے امام مالک کا اور کتب مناقب اولیاء میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں صحیح بخاری کا بلکہ صحاح میں شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں۔ امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور ان امام جلیل نے صحت و عدم شذوذ دونوں کا اور بشہادت علامہ عمر حلبی وہ التزام تام ہوا کہ اس کی ہر حدیث کے لئے متعدد متابع موجود ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

ایسے امام اجل اوحد نے ایسی کتاب جلیل معتمد میں جو احادیث صحیحہ اس باب میں روایت فرمائی ہیں یہاں عدد مبارک قادریت سے تبرک کے لئے ان میں سے گیارہ حدیثیں ذکر کرکے باذنہ تعالیٰ برکاتِ دارین میں وباللہ التوفیق.

حدیث اوّل

حضرت ابوالحسن علی بن یوسف نے فرمایا کہ ہم سے ابومحمد سالم بن علی دمیاطی نے حدیث بیان کی کہا ہم کو چھ[۶] مشائخ کرام پیشوایان عراق حضرت ابوطاہر صرصری و ابوالحسن خفاف و ابوحفص بریدی و ابوالقاسم عمر الدردانی و شیخ ابوالولید زید بن سعید و شیخ ابوعمرو عثمان بن سلیمان نے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ ہم کو حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابوالفرج عبدالرحیم و ابوالحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی خانقاہ مبارک ام عبیدہ میں حاضر تھے حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اپنی گردن مبارک بڑھائی اور فرمایا علی رقبتی میری گردن پر ہم نے اس کا سبب پوچھا فرمایا اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

حدیث دوم تا پنجم

حضرت ابوالحسن نے فرمایا کہ ہم سے فقیہ جلیل القدر رزق اللہ بن محمد بن علی بن احمد بن یوسف رقی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ صالح ابواسحاق ابراہیم رقی نے خبر دی کہ ہم کو منصور نے خبر دی کہ ہم کو شیخ امام ابوعبداللہ محمد بن ماجد رقی نے خبر دی ـــ نیز ہمیں سند عالی سے ابوالفتوح نصراللہ بن یوسف بن خلیل بغدادی محدث نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسماعیل بن حمزہ ازجی نے خبر دی کہ ہم کو ابوالمظفر منصور بن مبارک و امام ابومحمد عبداللہ بن ابی الحسن اصبہانی نے خبر دی۔ ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم نے سید شریف شیخ امام ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اس وقت اللہ عزوجل نے ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ ان کے لئے خلعت بھیجی اور تمام اولیائے اولین و آخرین کا مجمع ہوا جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ حاضر ہوئے اور جو انتقال فرما گئے تھے ان کی ارواح طیبہ آئیں۔ ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا۔ ملائکہ و رجال الغیب کا اس وقت ہجوم تھا ہوا میں پرے باندھے کھڑے تھے تمام افق ان سے

بھر گیا تھا اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکا دی ہو۔ والحمدللہ رب العالمین ؎

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
تاج فرق عرفاء کس کے قدم کو کہئے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشفِ ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

حدیث ششم حضرت ابوالحسن علی شطنوفی فرماتے ہیں کہ ہم کو ابومحمد حسن بن احمد بن محمد اور خلف بن احمد بن محمد حرمی نے خبر دی کہ ہم کو میرے جد محمد بن دلف نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالقاسم بن ابی بکر بن محمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفہ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے فرمایا خدا کی قسم بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کو دیکھا عرض کی یارسول اللہ، شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔ شیخ عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور

ہیں ان کا نگہبان۔ کلب باب عالی عرض کرتا ہے الحمداللہ، اللہ عزوجل نے ہمارے آقا کو اس کہنے کا حکم دیا کہتے وقت ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم نے خلعت بھیجا۔ تمام اولیاء اولین وآخرین جمع کئے گئے سب کے مواجہہ میں پہنایا گیا۔ ملائکہ کا جمگھٹ ہوا۔ رجال الغیب نے سلامی دی تمام جہان کے اولیاء نے گردنیں جھکا دیں۔ اب جو چاہے راضی ہو جو چاہے ناراض۔ جو راضی ہو اس کے لئے رضا۔ جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی جس کا جی جلے اس سے کہو موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور، مر جاؤ اپنی جلن میں بیشک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔

حدیث ہفتم حضرت ابوالحسن علی لخمی شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہم سے حسن بن نجیم حورانی نے حدیث بیان کی کہا ہم کو ولی جلیل حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہا میں نے حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا کہ فرماتے تھے آدمیوں کے لئے پیر ہیں قوم جن کے لئے پیر ہیں فرشتوں کے لئے پیر ہیں اور میں سب کا پیر ہوں۔ اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ صدقت یا سیدنا وانت واللہ الصادق المصدوق۔

حدیث ہشتم امام اوحد حضرت علی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم کو ابوالمعالی صالح بن احمد مالکی نے خبر دی کہ ہم کو دو مشائخ کرام نے خبر دی ایک شیخ ابوالحسن بغدادی معروف بہ خفاف دوسرے شیخ ابومحمد عبداللطیف بغدادی معروف بہ مسطرز۔ اول نے کہا ہمارے پیرومرشد حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی قدس سرہ نے ہمارے سامنے ۵۸۰ھ میں فرمایا۔ اور دوم نے کہا ہم کو ہمارے مرشد حضرت عبدالغنی بن نقطہ نے خبر دی کہ ان کے سامنے ان کے مرشد حضرت شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اولیاء میں حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے ؎

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین وحریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

حدیث نہم امام یکتا سیدی ابوالحسن لخمی علیہ الرضوان نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو شیخ ابوالمحاسن یوسف بن احمد بصری نے خبر دی کہ میں نے شیخ عالم ابوطالب عبدالرحمن بن محمد ھاشمی واسطی سے سنا کہتے تھے میں نے شیخ جمال الملۃ والدین حضرت ابومحمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بصرہ میں سنا۔ ان سے سوال ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں یا انتقال ہوا۔ فرمایا میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا اور عرض کی مجھے حضرت شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیجئے، حضرت خضر نے فرمایا وہ آج تمام محبوبوں میں یکتا اور تمام اولیاء کے قطب ہیں اللہ تعالیٰ

نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہونچایا جس سے اعلیٰ مقام شیخ عبدالقادر کو نہ دیا ہو، نہ کسی حبیب کو اپنا جام محبت پلایا جس سے خوش گوار تر شیخ عبدالقادر نے نہ پیا ہو۔ نہ کسی مقرب کو کوئی حال بخشا کہ شیخ عبدالقادر اس سے بزرگ تر نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے ان میں اپنا وہ راز ودیعت رکھا ہے جس سے وہ جمہور اولیاء پہ سبقت لے گئے۔ اللہ عزوجل نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دیگا سب شیخ عبدالقادر کے حضور ادب کئے ہوئے ہیں ؎

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دِل میں میرے آقا تیرا

قال رفع اللہ تعالیٰ درجاتہ فی الفردوس۔ ہم کو سید حسینی

حدیث دہم ابو عبداللہ محمد بن خضر موصلی نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے سنا کہ ایک روز میں حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کروں۔ حضور نے فرمایا کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں، حضور نے تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا اے خضر لو یہ ہیں شیخ احمد اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے ان کو دیکھا کہ رعب دار شیخ ہیں میں کھڑا ہوا اور انھیں سلام کیا اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا اے خضر! وہ جو شیخ عبدالقادر کو دیکھے جو تمام اولیاء کے سردار ہیں وہ اور میرے دیکھنے کی تمنا!! میں تو ان ہی کی رعیت میں سے ہوں یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے۔ پھر حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے وصال اقدس کے بعد میں بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو ام عبیدہ گیا انھیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا اے خضر! کیا پہلی ملاقات تمھیں کافی نہ تھی۔

قال جمعنا اللہ تعالیٰ وایاہ یوم الحشر تحت لواء الحضرۃ

حدیث یازدہم الغوثیۃ ہم کو ابوالقاسم محمد بن عُبادہ انصاری حلبی نے خبر دی کہ میں نے شیخ عارف باللہ ابواسحٰق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری کو فرماتے سُنا۔ کہا میں نے اپنے مرشد امام ابوعبداللہ بطائحی کو سُنا کہ فرماتے تھے کہ حضور سرکار غوثیت کے زمانہ میں ام عبیدہ گیا اور حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں چند روز مقیم رہا ایک روز حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر کے کچھ مناقب واوصاف سناؤ۔ میں نے کچھ مناقب شریفہ ان کے سامنے بیان کیں میرے اثناء بیان میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ کیا ہے اور حضرت سید رفاعی کی طرف اشارہ کرکے کہا ہمارے سامنے ان کے سوا کسی کے مناقب نہ ذکر کرو یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ایک غضب کی نگاہ سے دیکھا کہ فوراً اس کا دم نکل گیا لوگ اس کی لاش اٹھا کر لے گئے پھر حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر کے مناقب کون بیان کرسکتا ہے شیخ عبدالقادر کے مرتبہ کو کون پہونچ سکتا ہے۔ شریعت کا دریا ان کے داہنے

ہاتھ پر ہے۔ اور حقیقت کا دریا ان کے بائیں ہاتھ پر جس میں سے چاہیں پانی لیں ہمارے اس وقت میں شیخ عبد القادر کا کوئی ثانی نہیں۔ امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابر مریدین کو وصیت فرماتے تھے ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے ان سے رخصت ہونے آیا تھا فرمایا جب بغداد پہونچو تو حضرت شیخ عبد القادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور اگر پردہ فرما جائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے ان سے عہد فرما رکھا ہے کہ جو کوئی صاحبِ حال بغداد آئے اور ان کی زیارت کو حاضر نہ ہو اس کا حال سلب ہو جائے۔ اگرچہ اس کے مرتے وقت۔ پھر حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبد القادر حسرت ہیں اس پر جسے ان کا دیدار نہ ملا۔

یہ کمینہ بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے ؎

اے حسرت آنانکہ ندیدند جمالت

محروم مدار ایں سگ خود را از نوالت

بحرمة جدك الكريم عليه ثم عليك الصلاة والتسليم

مسلمان ان احادیث صحیحہ جلیلہ کو دیکھے اور اس شخص کے مثل اپنا حال ہونے سے ڈرے جس کا خاتمہ حضرت غوثیت کی شان میں گستاخی اور حضرت سید رفاعی کے غضب پر ہوا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

اے شخص ظاہر شریعت میں حضرت سرکار غوثیت کی محبت باایں معنی رکن ایمان نہیں کہ جو ان سے محبت نہ رکھے شرع اسے فی الحال کافر

کہے یہ تو صرف انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لئے ہے مگر واللہ کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے۔ خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے عبدالقادر کا انکار قادر مطلق عزوجلالہ کے انکار کی طرف کیونکر نہ لے جائے گا ؎

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے
کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

والعیاذ باللہ القادر رب الشیخ عبدالقادر و صلی اللہ تعالیٰ و بارک و سلم علی جد الشیخ عبدالقادر ثم علی الشیخ عبدالقادر ـــــ آمین

تذییل اخیر میں ہم دو جلیل القدر اجلہ مشاہیر علماء کبار مکہ معظمہ کے کلمات ذکر کریں جن کی وفات کو تین تین سو برس سے زائد ہوئے۔ اوّل امام اجل ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ دوم علامہ علی قاری مکی حنفی صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہ کتب جلیلہ۔ دو غرض سے ایک یہ کہ اگر دو مسطوروں مخذولوں گمناموں مجہولوں واسطی قربانی کی طرح کسی کے دل میں کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف سے آگ ہو توان سے لاگ کی تو کوئی وجہ نہیں یہ بالاتفاق اجلہ اکابر علماء ہیں دوسرے یہ کہ دونوں صاحب اکابر مکہ معظمہ سے ہیں تو اس افتراء کا جواب ہوگا جو مخالف نے اہل عرب پر کیا حالانکہ غالباً تاریخ الحرمین وغیرہ میں ہے اور حاضری حرمین طیبین سے مشرف ہونے والا جانتا ہے کہ اہل حرمین طیبین بعد حضور پر نور سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کے اٹھتے بیٹھتے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہیں اور حضور کے برابر کسی کا نام نہیں لیتے۔ ان حضرات کی بھی گیارہ ہی عبارات نقل کریں.

(۱) علامہ علی قاری حنفی مکی متوفی ۱۰۱۴ھ کتاب نزہۃ الخاطر الفاطر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر میں فرماتے ہیں "بیشک مجھے اکابر سے پہونچا کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بخیال فتنہ وبلایہ خلافت ترک فرمائی اللہ عزوجل نے اس کے بدلے ان میں اور ان کی اولاد امجاد میں غوثیت عظمیٰ کا مرتبہ رکھا۔ پہلے قطب اکبر خود حضور سیدنا امام حسن ہوئے اور اوسط میں صرف حضور سیدنا سید شیخ عبد القادر اور آخر میں حضرت امام مہدی ہوں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس عبارت میں لفظ حصر ملحوظ رہے۔

(۲) اسی میں ہے حضرت حماد دباس حضور سیدنا غوث اعظم کے مشائخ سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایک روز انہوں نے سرکار غوثیت کی غَیْبَت میں فرمایا ان جوان سید کا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا انھیں اللہ عزوجل حکم دیگا کہ فرمائیں میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر اور ان کے زمانے میں جمیع اولیاء اللہ ان کے لئے سر جھکائیں گے اور ان کے ظہور مرتبہ کے سبب ان کی تعظیم بجالائیں گے۔ مامور من اللہ ہونا ملحوظ رہے اور جمیع اولیاء زمانہ میں بیشک حضرت سیدی رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی داخل۔

(۳) اسی میں ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" فرمانا اور اولیاء حاضرین وغائبین کا گردنیں جھکانا اور

قدم مبارک اپنی گردنوں پر لینا اور ایک شخص کا انکار کرنا اور اس کی ولایت سلب ہوجانا بیان کرکے فرماتے ہیں وھذا بینة مبینة علی انه قطب الاقطاب و الغوث الاعظم۔ یہ روشن دلیل قاطع ہے اس پر کہ حضور تمام قطبوں کے قطب اور غوث اعظم ہیں۔

(۴) اسی میں ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کی اپنے اوپر نعمتیں ظاہر فرمانے کو جو کلام ارشاد فرمائے ان میں سے یہ ہے کہ فرمایا مجھ میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان اور زمین میں۔ مجھے کسی سے نسبت نہ دو اور مجھ پر کسی کو قیاس نہ کرو۔ اس پر علامہ علی قاری فرماتے ہیں اس لئے کہ سلاطین کا رعیت پر قیاس نہیں ہوتا اور یہ سب غیب کے فتوحات سے ہے جو ہر عیب سے پاک وصاف ہے۔

(۵) اسی میں ہے۔ امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلب علم کے لئے بغداد گیا۔ اس زمانہ میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے اور ان کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے راستہ میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھونگا جس کا جواب انھیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ الاعلیٰ نے فرمایا معاذ اللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں

توان کے دیدار کی برکتوں کا منتظر رہوں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوتے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں۔ ابن السقا کی طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا تیری خرابی اے ابن السقا تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ۔ بیشک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا اے عبداللہ تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ دیکھو میں کیا جواب دیتا ہوں تمھارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ۔ ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کریگی کہ کان کی لو تک اس میں غرق ہو گے بدلہ تمھاری بے ادبی کا۔ پھر حضرت شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا اے عبدالقادر بیشک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور تمام اولیاء وقت نے آپکی تعظیم کے لئے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئے کہ پھر ہم نے انھیں نہ دیکھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہو گئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص و عام ان پر جمع ہوئے اور انھوں نے فرمایا میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر اور اولیاء وقت نے اس کا ان کے لئے اقرار کیا۔ اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اور اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ کہ نصرانی ہو جائے اس نے قبول کر لیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ رہا میں میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نورالدین شہید نے مجھے افسر اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی۔

غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا صادق آیا۔" اولیاء وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف میں دو سندوں سے ہے اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس روایات اور بہت کلمات ذکر کئے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں۔ یونہیں اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم ہے۔

(۶) اسی میں ہے " حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے عزت پروردگار کی قسم بیشک سعید و شقی سب مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں بیشک میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں ہے میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کا نائب اور تمام زمین میں ان کا وارث ہوں اور فرمایا کرتے آدمیوں کے پیر ہیں قوم جن کے پیر ہیں فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر ہوں۔" علی قاری اسے نقل کر کے عرض کرتے ہیں اللہ عزوجل کی رضوان حضور پر ہو اور حضور کے برکات سے ہم کو نفع دے۔

(۷) اسی میں ہے " سید کبیر قطب شہیر سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا شیخ عبدالقادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے دلہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ جس میں سے چاہیں پانی لیں اس ہمارے وقت میں سید عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۸) امام ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں " کبھی اولیاء کو کلمات بلند کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو ان کے مقامات عالیہ سے ناواقف ہے اسے اطلاع ہو یا شکر الٰہی اور اس کی نعمت کا اظہار کرنے کیلئے

جیسا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ہوا کہ انھوں نے اپنی مجلس وعظ میں دفعتاً فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کے گردن پر فوراً تمام دنیا کے اولیاء نے قبول کیا (اور ایک جماعت کی روایت ہے کہ جملہ اولیار جن نے بھی) اور سب نے اپنے سر جھکا دیئے اور سرکار غوثیت کے حضور جھک گئے اور ان کے ارشاد کا اقرار کیا مگر اصبہان میں ایک شخص منکر ہوا فوراً اس کا حال سلب ہوگیا۔"

⑨ پھر فرمایا "حضور کے ارشاد پر جنھوں نے اپنے سر جھکائے ان میں سے (سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے پیران پیر) حضرت سیدی عبد القاہر ابو النجیب سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے اپنا سر مبارک جھکایا اور کہا (گردن کیسی) میرے سر پر میرے سر پر۔ اور ان میں سے حضرت سیدی احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انھوں نے اپنا سر مبارک جھکایا اور کہا یہ چھوٹا سا احمد بھی انھیں میں سے ہے جنکی گردن پر حضور کا پاؤں ہے۔ اس کہنے اور گردن جھکانے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس وقت حضرت شیخ عبد القادر نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر لہذا میں نے بھی سر جھکایا اور عرض کی کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی انھیں میں سے ہے۔ اور انھیں میں سے حضرت سیدی ابو مدین شعیب مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے سر مبارک جھکایا اور کہا میں بھی انھیں میں ہوں الٰہی میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے قدمی کا ارشاد سنا اور حکم مانا۔ اسی طرح حضرت سیدی شیخ عبد الرحیم قناوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی گردن مبارک بچھائی اور کہا سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

⑩ پھر فرمایا "اولیار کرام جو ہم نے ذکر کئے یعنی حضرت نجیب الدین سہروردی

وحضرت سید احمد رفاعی و حضرت شعیب مغربی و حضرت عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم انھوں نے اور ان کے سوا اور بہت عارفین کرام نے تصریح فرمائی کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایسا نہ فرمایا بلکہ اللہ عزوجل نے ان کی قطبیت کبریٰ ظاہر فرمانے کے لئے انھیں اس فرمانے کا حکم دیا ولہٰذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ بچھاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ متعدد سندوں سے بہت اولیاء کرام متقدمین سے مروی ہوا کہ انھوں نے سرکار غوثیت کی ولادت مبارکہ سے تقریباً سو برس پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عجم میں ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہوں گے اور یہ فرمائیں گے کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر اس فرمانے پر اس وقت کے تمام اولیاء ان کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اس قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے۔ اللھم لک الحمد وصل علی محمد وابنہ وذویہ۔

(۱۱) پھر فرمایا "امام ابوسعید عبداللہ بن ابی عصرون نے جو اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے ذکر فرمایا کہ میں بغداد مقدس میں طلب علم کے لئے گیا، ابن السقا اور میں مدرسہ نظامیہ میں شریک درس تھے اور اس وقت بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے تھے" (وہی پوری حدیث کہ ص۵ میں گذری۔ ان غوث کا ہمارے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دینا کہ آپ برسر منبر مجمع میں فرمائیں گے میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر اور تمام اولیائے عصر آپ کے قدم پاک کی تعظیم کے لئے اپنی گردنیں خم کریں گے اور پھر ایسا ہی واقع ہونا۔ حضور کا یہ ارشاد فرمانا اور تمام اولیاء عالم کا اقرار کرنا کہ بیشک حضور کا قدم ہم سب کی گردن پر ہے) آخر میں امام ابن حجر نے فرمایا وھذہ الحکایۃ کادت ان تتواتر فی المعنی لکثرۃ ناقلھا وعدالتھم یعنی یہ حکایت قریب تواتر کے ہے کہ اس کے ناقلین بکثرت ثقہ عادل ہیں۔ فتاویٰ حدیثیہ نے ابن السقا کی بدانجامی میں یہ اور زائد کیا کہ جب وہ بدبخت کہ بڑا جید عالم اور علوم شرعیہ میں اپنے اکثر اہل زمانہ پر فائق اور حافظ قرآن اور علم مناظرہ میں کمال سربرآوردہ تھا جس سے جس علم میں مناظرہ کرتا اسے بند کر دیتا ایسا شخص جب شانِ

غوث میں گستاخی کی شامت سے معاذاللہ معاذاللہ نصرانی ہوگیا۔ بادشاہ نصاریٰ نے اسے بیٹی تو دیدی مگر جب بیمار پڑا اسے بازار میں پھینکوادیا بھیک مانگتا اور کوئی نہ دیتا ایک شخص کہ اسے پہچانتا تھا گذرا اس سے پوچھا تو تو حافظ تھا اب بھی قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے؟ کہا سب محو ہوگیا صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ [1] کتنی تمنائیں کریں گے وہ جنھوں نے کفر اختیار کیا کہ کسی طرح مسلمان ہوتے۔ امام ابن عصرون فرماتے ہیں پھر ایک دن میں اسے دیکھنے گیا اسے پایا کہ گویا اس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے وہ نزع میں تھا میں نے اسے قبلہ کی طرف کیا وہ پورب کو پھر گیا میں نے پھر قبلہ کو کیا وہ پھر پھر گیا۔ اسی طرح میں جتنی بار اسے قبلہ رخ کرتا وہ پورب کو پھر جاتا یہاں تک کہ پورب ہی کی طرف منہ کئے اس کا دم نکل گیا وہ ان غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اسی گستاخی نے اس بلا میں ڈالا، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اگر کہیے پھر اسلام کیوں نہیں لاتا تھا کلمہ پڑھ لینا کیا مشکل تھا؟

اقول اس کا جواب قرآن عظیم دے گا: وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ [2] تم کیا چاہو جب تک اللہ نہ چاہے جو مالک سارے جہان کا۔ اور فرماتا ہے: کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ [3] کوئی نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دی ہے۔ اور فرماتا ہے: ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ [4] یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی کہ اب انھیں کچھ سمجھ نہ رہی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام ابن حجر فرماتے ہیں "اس واقعہ میں اولیاء کرام پر انکار سے کمال جھڑکنا اور سخت منع ہے اس خوف سے کہ منکر اس مہلک فتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کا ہلاک ہے اور جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں جس میں ابن السقا پڑ گیا۔ اللہ عزوجل کی پناہ۔ ہم اللہ عزوجل سے اس کے وجہ کریم اور اس کے حبیب رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کے وسیلے سے مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے احسان وکرم کے ساتھ اس سے اور ہر فتنہ ومحنت سے امان بخشے۔ نیز اس واقعہ میں کمال ترغیب ہے اس کی کہ اولیاء کرام کے ساتھ

---

[1] سورۃ الحجر آیت ۲۔ [2] سورۃ التکویر آیت ۲۹ [3] سورہ المطففین آیت ۱۴ [4] سورہ المنافقون آیت ۳

عقیدت وادب رکھیں اور جہاں تک ہو ان پر نیک گمان کریں"۔

فقیر کوئے قادری امید کرتا ہے کہ اتنے بیان میں اہل انصاف وسعادت کے لئے کفایت ہو اللہ عز وجل مسلمان بھائیوں کو اتباع حق وادب اولیاء کی توفیق دے اور ابن السقا بجہنم اس شخص کے حال سے پناہ دے جس نے بزعم خود حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حق نیازمندی ادا کیا اور نتیجہ معاذ اللہ وہ ہوا کہ سید کبیر کے غضب اور حضور غوثیت کی سرکار میں اسارت ادب پر خاتمہ ہوا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے برادر! مقتضائے محبت اتباع وتصدیق ہے نہ کہ نزاع وتکذیب۔ سچا محب حضرت احمد کبیر کے ارشادات کو بالائے سر لے گا اور جس بارگاہ ارفع کو انھوں نے سب سے ارفع بتایا اور ان کا قدم اقدس اپنے سر مبارک پر لیا انھیں کو ارفع و اعظم مانے گا۔ عبد الرزاق محدث شیعی تھا مگر حضرات عالیہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے افضل کہتا۔ اس سے پوچھا جاتا تو جواب دیتا "کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ"۔ یعنی امیر المومنین نے خود حضرات شیخین کو اپنے نفس کریم سے افضل بتایا ہے مجھے یہ گناہ بہت ہے کہ علی سے محبت رکھوں پھر ان کا خلاف کروں۔

واقعی تکذیب ومخالفت اگرچہ بزعم عقیدت ومحبت ہو اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ عز وجل اپنے محبوبوں کا حسن ادب روزی کرے اور انھیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور انھیں کے گروہ پاک میں اٹھائے۔ آمین آمین آمین۔

بجاہھم عندک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف مرۃ فی کل آن وحین الی ابد الآبدین آمین والحمد للہ رب العالمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔